(S_1998_1_198_205)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

منیجر، پنجراپول ڈیوڈرا اور دیگر

بنام

چکرم موراجی ناٹ اور دیگران

31 اگست 1998

[ایم ۔ کے ۔ مکھرجی اور ایس ۔ ایس ۔ ایم ۔ قادری، جسٹسز]

فوجداری قانون:

جانوروں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کی روک تھام ایکٹ، 1960: دفعہ 35(2)

جانور ۔ کی تحویل - استغاثہ کے التوا کے دوران - مالک کا حق ہے ۔ منعقد: جب تک جانور کے مالک کو دوسری بار ایکٹ کے تحت سزا سنائے جانے کے نتیجے میں تحویل سے محروم نہیں کیا جاتا ہے، اسے جانور کی عبوری تحویل کا دعوی کرنے سے منع نہیں کیا جاتا ہے - دفعہ 35(2) مجسٹریٹ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ جانور کی عبوری تحویل کسی پنجرپول کو دے ۔ لیکن اسے کسی کمزوری کے لیے نہ بھیجنے کی صورت میں مجسٹریٹ جانور کی عبوری تحویل کسی پنجرپول کو دینے کا پابند نہیں ہے ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973، دفعہ 451 - بمبئی پولیس ایکٹ، 1951 - گجرات ڈیزیز آف اینیمل کنٹرول رولز، 1963 - رولز 65 سے 75 ۔

جانور ۔ کی عبوری تحویل - استغاثہ کے التوا کے دوران - مالک یا پنجراپول کو دیا جانا - کا تعین ۔ متعلقہ عوامل بیان کیے گئے ہیں ۔ مزید یہ کہ پنجرپول ایک خیراتی ادارے کی محض پیشکش، جانوروں کو دیکھ بھال کے لیے کوئی رقم وصول کیے بغیر تحویل میں رکھنا، فیصلہ کن نہیں ۔ خاص طور پر، جب مالک اور پنجرپول کے درمیان ان کی عبوری تحویل کے لیے مسابقتی دعوے ہوں ۔

الفاظ اور جملے:

''بھیجا جائے گا'' - کا مطلب - جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ، 1960 کے دفعہ 35(2) کے تناظر میں۔

مدعا علیہ کے جانوروں کو پولیس نے جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ، 1960، بمبئی پولیس ایکٹ، 1951 اور گجرات ڈیزیز آف اینیمل کنٹرول ایکٹ، 1963 کے قواعد 65 سے 75 کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے پر ضبط کیا تھا۔ جوڈیشل مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ جانوروں کی تحویل اپیل کنندہ پنجراپول کے حوالے کی جائے۔ تاہم ایڈیشنل سیشن جج نے ہدایت دی کہ کیس کی سماعت تک جانوروں کی تحویل مالک کو دے دی جائے۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا یہ اپیل۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ: 1.1. جانوروں پر ظلم کی روک تھام کے قانون، 1960 کی دفعہ 35 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 451 کی دفعات کے پیش نظر یہ ماننا ضروری ہے کہ جب تک جانور کا مالک جس کے بارے میں وہ مقدمہ کا سامنا کر رہا ہے، تحویل سے محروم نہیں ہے (جو صرف دوسری بار ایکٹ کے تحت اس کی سزا پر کیا جا سکتا ہے)۔ جانور کی عبوری تحویل کا دعوی کرنے کے لئے اس کے خلاف کوئی پابندی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ [C-204]

2.1۔ ایکٹ کی دفعہ 35(2) مجسٹریٹ کی صوابدید پر منحصر ہے کہ وہ پنجراپول کو جانور کی عبوری تحویل دے۔ تاہم، اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ مجسٹریٹ جانوروں کو پنجراپول بھیجیں گے۔ دفعہ 35(2) میں موجود لفظ ''بھیجا جائے گا'' مجسٹریٹ کی طرف سے دی جانے والی ہدایت کا ایک حصہ ہے اگر وہ اپنی صوابدید پر پنجراپول کو عبوری تحویل دینے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 35(2) کے تحت مجسٹریٹ کو جانور کی عبوری تحویل پنجراپول کو سونپنے کی صوابدید حاصل ہے لیکن وہ جانور کو کسی انفرمری کو نہ بھیجنے کی صورت میں اس کی تحویل پنجراپول کے حوالے کرنے کا پابند نہیں ہے۔ ایک ایسے معاملے میں جہاں مالک جانور کی تحویل کا دعوی کر رہا ہے، پنجراپول کا کوئی ترجیحی حق نہیں ہے [204-ای-ایف]

1.2۔ یہ فیصلہ کرتے وقت کہ جانور کی عبوری تحویل اس مالک کو کہاں دی جائے گی جو قانونی چارہ جوئی کا سامنا کر رہا ہے، یا پنجرا پول کو، مندرجہ ذیل عوامل متعلقہ ہوں گے۔

(1) مالک کے خلاف لگائے گئے جرم کی نوعیت اور سنگینی؛

(2) چاہے یہ پہلا جرم ہو جس کا الزام لگایا گیا ہو یا وہ اس سے پہلے اس ایکٹ کے تحت جرائم کا قصوروار پایا گیا ہو،

(3) اگر مالک کو ایکٹ کے تحت پہلے مقدمے کا سامنا ہے اور جانور ضبط کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے تو، مالک کے پاس استغاثہ کے دوران جانور کی تحویل کے لئے بہتر دعوی ہوگا۔

(4) وہ حالت جس میں معائنہ اور ضبطی کے وقت جانور پایا گیا تھا؛

(5) جانور کے دوبارہ ظلم کا شکار ہونے کا امکان۔

(6) کیا پنجرا پول اینیمل ویلفیئر بورڈ کی اسکیم کے تحت کام کر رہا ہے اور بورڈ کو جوابدہ ہے یا نہیں، چاہے یہ ایک آزاد تنظیم ہو۔اور

(7) کیا پنجرا پول کا اپنی تحویل میں دیے گئے جانوروں کی دیکھ بھال کرنے کا اچھا ریکارڈ ہے۔ [204-جی-ایچ؛205-اے-بی]

2.2۔ فوری معاملے میں، پنجرا پول ایک آزاد خیراتی تنظیم کی طرف سے جانوروں کو ان کی دیکھ بھال کے لئے کوئی رقم وصول کیے بغیر حراست میں رکھنے کی پیش کش کو پنجرا پول کو جانوروں کی تحویل دینے کے لئے صحیح معیار نہیں سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر جب عدالت کو ان کی تحویل کے لئے مالک اور پنجرا پول کے مسابقتی دعووں کا فیصلہ کرنا ہے۔ [205-ڈی]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 892-889 آف 1998۔

گجرات عدالت عالیہ کے 7 9 . 4 . 8 کے فیصلے اور حکم سے فوجداری آر اے نمبر 4 2، 225-226/96 اور 1996 کے ضمنی فوجداری اپیل نمبر 1431 میں۔

اپیل کنندگان کی طرف سے ڈاکٹر اے۔ایم۔سنگھوی، ایس۔سی۔پٹیل اور جی۔آر۔پوپٹ۔

جواب دہندگان کی جانب سے اے۔کے۔گنگولی، جے۔ایل۔چوہان، شکیل احمد سید، محترمہ ایچ۔ واہی، محترمہ نیتھونوریٹسو اور محترمہ انو ساہنی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس قادری، اجازت دے گی گئی۔

یہ تین اپیلیں پنجراپول کے منیجر نے گجرات عدالت عالیہ کے 8/اپریل 1997 کے مشترکہ فیصلے کے خلاف دائر کی ہیں۔ان اپیلوں میں غور وخوض کے لئے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا اپیل کنندگان کو جانوروں کی عبوری تحویل دینے سے انکار کا حکم جانوروں پر ظلم کی روک تھام ایکٹ، 1960 کی دفعہ 35 کے منافی ہے۔

اس سوال کا حوالہ دینے والے حقائق یہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔جب بھیڑ بکریوں کو [بعد میں" جانور" کہا جاتا تھا] لے جایا جا رہا تھا گجرات پولیس نے انہیں جانوروں کے ساتھ ظلم کی روک تھام ایکٹ، 1960 (مختصر طور پر، ایکٹ)، بمبئی پولیس ایکٹ اور گجرات ڈیزیز آف اینیمل کنٹرول رولز کے رولز 65 سے 75 کی دفعات کی مبینہ خلاف ورزی پر ضبط کر لیا۔(1963) یہ ایک عام بنیاد ہے کہ جن جرائم کا الزام لگایا گیا ہے وہ قابل قبول نہیں ہیں۔فسٹ کلاس کے فاضل جوڈیشل مجسٹریٹ دھنیرا نے ان کے سامنے پیش ہونے پر ہدایت دی کہ جانوروں کی تحویل پنجراپول کو سونپ دی جائے۔فاضل مجسٹریٹ کے حکم سے عدم اطمینان کا اظہار

کرتے ہوئے جانوروں کے مالکان نے پالنا پور میں بناس کنٹھہ کے فاضل ایڈیشنل سیشن جج کے سامنے فوجداری نظر ثانی کی درخواست دائر کی، جنہوں نے نظر ثانی کی اجازت دی اور ہدایت دی کہ معاملوں کی سماعت تک جانوروں کی تحویل مالکان کو دی جائے۔ پنجراپول نے اس معاملے کو گجرات عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی میں پیش کیا۔ اس نظر ثانی اور دو دیگر معاملوں کو عدالت عالیہ نے 8 اپریل 1997 کے مشترکہ حکم کے ذریعے نمٹا دیا تھا، جس میں فاضل ایڈیشنل سیشن جج کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ ان اپیلوں میں اس مشترکہ حکم کی صداقت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل ڈاکٹر اے ایم سنگھوی نے دلیل دی ہے کہ اس قانون کی دفعہ 35 میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر مجسٹریٹ جانوروں کو کسی معذور شخص کے پاس نہیں بھیجتا ہے، تو اسے قانون کے تحت مالک کے خلاف جرائم کی سماعت تک انہیں پنجراپول بھیجنا ہوگا۔ عدالت عالیہ کا اپیل کنندہ پنجراپول، جو ایک خیراتی ادارہ ہے اور صرف جانوروں کی فلاح و بہبود میں دلچسپی رکھتا ہے، کو ترجیح دیتے ہوئے جانوروں کے مالکان کو جانوروں کی تحویل بحال کرنے کی تصدیق کرنے کا حکم، دفعہ 35 کی خلاف ورزی، غیر قانونی اور ناقابل برداشت ہے۔

مدعا علیہان کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل جناب اے کے گنگولی نے کہا کہ عدالت عالیہ نے قانون کی دفعہ 35 کو مناسب طریقے سے سمجھا ہے اور جانوروں کی تباہی کے مختلف واقعات اور پنجراپولس میں کی جانے والی دیکھ بھال کے معیار کا نوٹس لینے کے بعد اور جانوروں کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ مالکان کے مفادات کا بھی خیال رکھا ہے۔ عدالت عالیہ نے فاضل سیشن جج کے حکم میں مداخلت کرنے سے بجا طور پر انکار کر دیا ہے، لہٰذا ان اپیلوں کو خارج کیا جا سکتا ہے۔

ان اعتراضات کی خوبیوں کا اندازہ لگانے کے لیے اس قانون کی متعلقہ دفعات کی روشنی میں اس کی اسکیم پر غور کرنا مناسب ہوگا۔ اس قانون کی دفعہ 4 میں عام طور پر جانوروں کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے اور خاص طور پر جانوروں کو غیر ضروری تکلیف کا شکار ہونے سے بچانے کے مقصد سے مرکزی حکومت کے ذریعہ اینیمل ویلفیئر بورڈ کے قیام کی تجویز دی گئی ہے۔ بورڈ ایک باڈی کارپوریٹ ہے جس کے پاس مستقل جانشینی ہے اور ایک مشترکہ مہر ہے جس کے پاس قانون کی دفعات کے تحت جائیداد حاصل کرنے اور اسے ٹھکانے

لگانے کا اختیار ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 9 بورڈ کے کاموں کو شمار کرتی ہے۔اس کی شق (جی) میں وہ مقصد شامل ہے جس میں کہا گیا ہے: مالی امداد کی منظوری سے یا کسی اور صورت میں پنجراپولس، بچاؤ گھروں، جانوروں کی پناہ گاہوں، پناہ گاہوں اور اسی طرح کی دیگر جگہوں کی تشکیل یا قیام کی حوصلہ افزائی کرنا جہاں جانوروں اور پرندوں کو اس وقت پناہ مل سکتی ہے جب وہ بوڑھے اور بیکار ہو چکے ہوں یا جب انہیں تحفظ کی ضرورت ہو۔ دفعہ 11 جانوروں کے خلاف جرائم کی فہرست دیتا ہے اور اس کے لئے سزا مقرر کرتا ہے۔ دفعہ 12 میں 'فوکا اور ڈوم ڈی' پر عمل کرنے کے مخصوص جرم کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے۔ دفعہ 29 کے تحت مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایکٹ کے تحت جرم ثابت ہونے پر کسی شخص کو جانور کی ملکیت یا تحویل سے محروم کرسکتا ہے۔ دفعہ 32 سے 34 تک تلاشی اور ضبطی کے اختیارات، سرچ وارنٹ جاری کرنے اور جانچ کے لئے ضبطی کے عام اختیارات سے متعلق ہیں۔ مالک کو ضبط شدہ جانوروں کے ساتھ معائنہ کی جگہ پر جانے کی ضرورت ہے۔

اب، اس ایکٹ کی دفعہ 35 کا حوالہ دینا مفید ہوسکتا ہے جس کے تحت اپیل کنندہ پنجراپول جانوروں کی عبوری تحویل کا دعویٰ کرتا ہے:

"35. جانوروں کا علاج اور دیکھ بھال- (1) ریاستی حکومت، عام یا خصوصی حکم کے ذریعہ، جانوروں کے علاج اور دیکھ بھال کے لئے انفرمریز کا تقرر کرسکتی ہے جس کے سلسلے میں اس ایکٹ کے خلاف جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے، اور اس میں حراست کی اجازت دے سکتی ہے۔ کسی بھی جانور کی جو اس کی پیداوار مجسٹریٹ کے سامنے زیر التواء ہے۔

(2) مجسٹریٹ جس کے سامنے اس ایکٹ کے خلاف کسی جرم کے لیے استغاثہ چلایا گیا ہے، وہ ہدایت دے سکتا ہے کہ متعلقہ جانوروں کا علاج اور دیکھ بھال ایک انفرمری میں کی جائے، جب تک کہ وہ اپنا معمول کا کام کرنے کے قابل نہ ہو یا دوسری صورت میں ڈسچارج کے لیے موزوں نہ ہو، یا یہ کہ ایک پنجرپول کو بھیجا جائے گا، یا اگر اس علاقے کا انچارج ویٹرنری آفیسر جس میں جانور پایا جاتا ہے یا اس طرح کے دیگر ویٹرنری آفیسر جو اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ اس سلسلے میں مجاز ہو سکتے ہیں اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ لاعلاج ہے یا اسے ہٹایا نہیں جا سکتا ظلم کے بغیر، کہ اسے تباہ کر دیا جائے گا۔

(3) کسی انفرمری کو دیکھ بھال اور علاج کے لئے بھیجے گئے جانور کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک کہ مجسٹریٹ یہ ہدایت نہ دے کہ اسے پنجراپول بھیج دیا جائے یا اسے تباہ کر دیا جائے، اس کی فٹنس کے سرٹیفکیٹ کے بغیر ایسی جگہ سے رہا کر دیا جائے، جس علاقے میں انفرمری واقع ہے یا ایسے دوسرے ویٹرنری افسر جو اس سلسلے میں بنائے گئے قواعد کے تحت مجاز ہوں۔ اس ایکٹ کے تحت

(4) جانور کو انفرمری یا پنجراپول میں لے جانے اور اس کی دیکھ بھال اور علاج کی لاگت، جانور کے مالک کی طرف سے ضلع مجسٹریٹ، یا، صدارتی شہروں میں، کمشنر آف پولیس کے ذریعہ مقرر کردہ نرخوں کے پیمانے کے مطابق ادا کی جائے گی۔

بشرطیکہ جب مجسٹریٹ جانور کے مالک کی غربت کی وجہ سے حکم دے تو جانور کے علاج کے لئے کوئی فیس ادا نہیں کی جائے گی۔

(5) ذیلی دفعہ (4) کے تحت کسی جانور کے مالک کی طرف سے ادا کی جانے والی کوئی بھی رقم اسی طرح وصول کی جا سکتی ہے جس طرح لینڈ ریونیو کے بقایا جات کی وصولی کی جا سکتی ہے۔

(6) اگر مالک اس وقت کے اندر جانور کو ہٹانے سے انکار کرتا ہے یا غفلت برتتا ہے جیسا کہ مجسٹریٹ وضاحت کر سکتا ہے تو مجسٹریٹ ہدایت دے سکتا ہے کہ جانور کو فروخت کیا جائے اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کا اطلاق اس طرح کی لاگت کی ادائیگی پر کیا جائے۔

(7) اس طرح کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی میں سے اگر کوئی اضافی رقم ہے تو فروخت کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر مالک کی درخواست پر اسے ادا کی جائے گی۔

مذکورہ بالا دفعات کے سادہ مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دفعہ 35 کی ذیلی دفعہ (1) ریاستی حکومت کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ جانوروں کے علاج اور دیکھ بھال کے لئے انفرمریوں کی تقرری کرے جن کے

سلسلے میں ایکٹ کے تحت کوئی جرم کیا گیا ہے اور ایسے جانوروں کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیے جانے تک حراست میں رکھنے کا اختیار دیتا ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کے تحت مجسٹریٹ یہ حکم دے سکتا ہے کہ: (الف) جانور کا علاج اور دیکھ بھال اس وقت تک کی جائے گی جب تک کہ وہ اپنے معمول کے کام کو انجام دینے کے قابل نہ ہو یا بصورت دیگر ڈسچارج کے قابل نہ ہو۔ (ب) جانور کو پنجرا پول میں بھیجا جائے گا۔ یا (ج) جانوروں کو اس صورت میں تباہ کر دیا جائے گا جب وہ کسی ویٹرنری افسر کی طرف سے اس بات کی تصدیق کی گئی ہو کہ وہ لاعلاج ہے یا اگر یہ پایا جاتا ہے کہ اسے ظلم کے بغیر نہیں ہٹایا جاسکتا۔ ذیلی دفعہ (3) کا مینڈیٹ یہ ہے کہ کسی بھی جانور کو اس وقت تک انفرمری سے رہا نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے پنجرا پول بھیجنے کی ہدایت نہ دی جائے یا متعلقہ ویٹرنری افسر کے ذریعہ اس کی تصدیق نہ کی جائے۔ ذیلی دفعہ (4) جانور کو انفرمری یا پنجرا پول میں لے جانے کی لاگت کی ادائیگی اور اس کی دیکھ بھال اور علاج کے لئے مقررہ نرخوں کے مطابق ذمہ داری عائد کرتی ہے، تاہم، اگر مجسٹریٹ مطمئن ہو کہ مالک کی غربت کی وجہ سے، وہ اسے برداشت کرنے سے قاصر ہے، تو اس کی ادائیگی کی جاسکتی ہے، بصورت دیگر اسے لینڈ ریونیو کے بقایا جات کے طور پر وصول کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ ذیلی دفعہ (5) میں تصور کیا گیا ہے۔ ذیلی دفعہ (6) میں کہا گیا ہے کہ اگر مالک مجسٹریٹ کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر جانور کو ہٹانے سے انکار کرتا ہے یا غفلت کرتا ہے تو وہ جانور کی فروخت اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو اس کی لاگت کے لئے مختص کرنے کا حکم دے سکتا ہے اور اس طرح کی فروخت سے اضافی آمدنی ہونے کی صورت میں، فروخت کے دو ماہ کے اندر اس کی درخواست پر مالک کو اس کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ یہ ذیلی دفعہ (7) کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا بحث اور سیکشن 451 کی دفعات کے پیش نظر ضابطہ فوجداری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک اس جانور کے مالک کو جس کے حوالے سے اس پر مقدمہ چل رہا ہے، اس کی تحویل سے محروم نہیں کیا جاتا ہے (جو صرف ایکٹ کے تحت اس کی سزا پر ہی کیا جاسکتا ہے۔ دوسری بار)، جانور کی عبوری تحویل کا دعوی کرنے کے لیے اس کے خلاف کوئی پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔

اب اس دعوے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ دفعہ 35(2) کے تحت، جانور کو انفرمری میں نہ بھیجنے کی صورت میں مجسٹریٹ پنجرا پول کو عبوری تحویل دینے کے پابند ہیں، ہمیں اس کو قبول کرنا مشکل لگتا ہے۔ ہم نے دفعہ 35(2) کے تحت مجسٹریٹ کے پاس دستیاب اختیارات کو اوپر نوٹ کیا ہے۔ یہ ذیلی دفعہ مجسٹریٹ

کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ پنجراپول کو جانور کی عبوری تحویل دے۔ ذیلی دفعہ کے مواد کا حصہ (دیگر تفصیلات کے علاوہ) پڑھا جائے گا، مجسٹریٹ ہدایت دے سکتا ہے کہ متعلقہ جانور کو پنجراپول بھیج دیا جائے۔ ذیلی دفعہ (2) میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ مجسٹریٹ جانوروں کو پنجراپول بھیجے گا۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ" بھیجا جائے گا" کا لفظ اس ہدایت کا حصہ ہے جس میں وہ پنجراپول کو عبوری تحویل دینے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 35 (2) کے تحت مجسٹریٹ کو جانور کی عبوری تحویل پنجراپول کو سونپنے کی صوابدید حاصل ہے لیکن وہ جانور کو پنجراپول کو سونپنے کا پابند نہیں ہے۔ ایک ایسے معاملے میں جہاں مالک جانور کی تحویل کا دعوی کر رہا ہے، پنجراپول کا کوئی ترجیحی حق نہیں ہے۔ یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ آیا جانور کی عبوری تحویل اس مالک کو دی جائے جو قانونی چارہ جوئی کا سامنا کر رہا ہے، یا پنجراپول کو، مندرجہ ذیل عوامل متعلقہ ہوں گے: (1) مالک کے خلاف مبینہ جرم کی نوعیت اور سنگینی؛ (2) کیا یہ پہلا جرم ہے جس کا الزام لگایا گیا ہے یا وہ پہلے اس ایکٹ کے تحت جرائم کا مرتکب پایا گیا ہے؛ (3) اگر مالک کو ایکٹ کے تحت پہلے استغاثہ کا سامنا ہے تو، جانور ضبط کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے، لہذا مالک کے پاس استغاثہ کے دوران جانور کی تحویل کے لئے بہتر دعوی ہوگا۔ (4) وہ حالت جس میں معائنہ اور ضبطی کے وقت جانور پایا گیا تھا؛ (5) جانور کو دوبارہ ظلم کا نشانہ بنائے جانے کا امکان۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجراپول کا قیام جانوروں کو غیر ضروری درد یا تکلیف کو روکنے اور انہیں اور پرندوں کو تحفظ فراہم کرنے کے قابل ستائش مقصد کے ساتھ ہے۔ لیکن یہ بھی دیکھا جانا چاہئے، (الف) کیا پنجراپول ایک آزاد تنظیم کے طور پر کام کر رہا ہے یا بورڈ کی اسکیم کے تحت اور بورڈ کو جوابدہ ہے۔ اور (ب) کیا پنجراپول کا اپنی تحویل میں دیے گئے جانوروں کی دیکھ بھال کرنے کا اچھا ریکارڈ ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس نتیجے پر پہنچنے میں متعلقہ عوامل کو مدنظر رکھا ہے کہ فاضل ایڈیشنل سیشن جج کے حکم میں مداخلت کرنا مناسب معاملہ نہیں ہے، جس میں ریاست کو جانوروں کی تحویل مالک کے حوالے کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

ڈاکٹر سنگھوی اس بات کی نمائندگی کرتے ہیں کہ پنجراپول جانوروں کو ان کی دیکھ بھال کے لئے کوئی پیسہ لئے بغیر حراست میں رکھنے کے لئے تیار تھا۔ ہمارے خیال میں، پنجراپول کو جانوروں کی تحویل دینے کے لئے یہ صحیح معیار نہیں ہوسکتا ہے، خاص طور پر جب عدالت کو ان کی تحویل کے لئے مالک اور پنجراپول کے مسابقتی دعووں کا فیصلہ کرنا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ہمیں ان اپیلوں میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی، اسی کے مطابق انہیں خارج کر دیا جاتا ہے لیکن بغیر کسی قیمت کے دعوے کے حقائق اور حالات کا خیال رکھا جاتا ہے۔

وی ایس ایس

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔